دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref تاریخ/Date

توکل علی اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا کامل نمونہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 04/ستمبر 2026ء (۴/تبوک ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسان کامل بنا کر تمام انسانیت کے لئے اسوہ حسنہ بنایا اور ہر خُلق کو آپ کی ذات میں پیدا فرما کر اسے خُلق عظیم بنا دیا۔ مومنوں کو نصیحت فرمائی کہ اگر وہ اپنے اندر نیک صفات پیدا کرنا اور خُلق کے اعلیٰ معیار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس عظیم رسول کی پیروی کریں، کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ہر خُلق کو اعلیٰ معیار تک پہنچایا وہاں مومنوں کو بھی ان اعلیٰ معیاروں کے حصول کی کوشش کی تلقین فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں توکل علی اللہ کا خُلق بھی نہایت نمایاں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی! ہم نے تجھے دنیا کا نگران، مومنوں کو خوشخبری دینے والا، کافروں کو ڈرانے والا، اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا ہے۔ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔ کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان اور ان کی ایذا دہی کو نظر انداز کر دے اور اللہ پر توکل کر، اللہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔ اس میں مومنوں کے لئے بھی خوشخبری ہے کہ اگر وہ ایمان پر قائم رہیں، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور اس کی ذات پر کامل توکل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہر مشکل میں کافی ہوگا۔ ایک اور جگہ فرمایا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح ہے کہ آنحضرت اعلیٰ درجہ کے یک رنگ، صاف باطن، خدا کے لئے جانباز اور خلقت کے بیم و امید یعنی خوف اور امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے۔ نبیوں کے واقعات میں خطرات کے ایسے مواقع اور پھر خدا پر

توکل کرتے ہوئے اس قدر ثابت قدمی اور استقلال کی ایسی مثال نہیں ملتی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تبتل یعنی خدا تعالیٰ سے دل لگانا اور دنیا کو چھوڑنا اس کا عملی نمونہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نہ آپ کو کسی کی مدح کی پرواہ تھی نہ کسی کے برا کہنے کی۔ آپ کو بے شمار تکالیف پیش آئیں مگر کوئی لالچ اور طمع آپ کو اس کام سے نہ روک سکا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے کرنے آئے تھے۔ جو شخص متبتل ہوگا، متوکل بھی ہوگا۔ گویا متوکل ہونے کے واسطے متبتل ہونا شرط ہے۔ جب تک انسان دوسروں پر بھروسہ اور تکیہ کرتا ہے، اس وقت تک خالصتاً اللہ پر توکل نہیں ہوسکتا۔ جب خدا کی طرف انقطاع کرتا ہے تو دنیا کی طرف سے توڑتا ہے اور خدا میں پیوند کرتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل متبتل بھی تھے اور کامل متوکل بھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑی طاقت والی ذات ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ تقویٰ کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود امی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا، جس میں اہل کتاب، فلاسفر اور اعلیٰ درجہ کے علمی مذاق والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے، لیکن آپ کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ پر ایسا توکل کرو جیسا اس کے توکل کا حق ہے تو ضرور تمہیں رزق دیا جائے گا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں بے رغبتی حلال کو حرام کرنا اور نہ مال ضائع کرنا ہے۔ دنیا میں بے رغبتی یہ ہے کہ جو تمہارے دونوں ہاتھوں میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

حضور فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزمرہ کے معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کو سامنے رکھتے ہوئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ حضرت ام سلمہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے کہ اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر توکل کیا۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہم پھسل جائیں یا بھٹک جائیں، ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے، جہالت سے پیش آئیں یا ہمارے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔ حضرت بریدہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے تو کہتے کہ اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ ہی کی توفیق سے نیکی کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کیا جائے، میں لغزش کا شکار ہو جاؤں یا مجھے لغزش میں ڈالا جائے، میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت کا ارتکاب کروں یا میرے

ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے اور میں کسی پر زیادتی کروں یا میرے خلاف زیادتی کی جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر دیکھا اور فرمایا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ یہ کچھ کھجوریں ہیں جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذخیرہ کر رکھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! کیا تمہیں یہ خوف نہیں کہ قیامت کے دن اس کا دھواں جہنم میں اٹھے۔ اے بلال! خرچ کرو اور عرش کے مالک کی طرف سے تنگدستی کا خوف نہ کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہوسکتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو فرمایا کہ کیا توکل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا؟ جو خدا تجھے آج دے رہا ہے کیا وہ کل نہیں دے گا؟ لیکن اس نصیحت کا یہ مطلب نہیں کہ فضول خرچی کی جائے یا اپنے اسباب کا سامان نہ کیا جائے۔ ضروری ہے کہ اسباب بھی اختیار کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل بھی رکھا جائے۔ توکل کا یہ مطلب نہیں کہ احتیاط سے کام نہ لیا جائے اور اسباب کا استعمال نہ کیا جائے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اونٹ کا گھٹنا باندھوں اور توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ آپ نے فرمایا: اس کا گھٹنا باندھو اور توکل کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا پر بھروسے کے یہ معنی نہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنی ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے اور اس کا نام توکل ہے۔ اگر انسان تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا ہے، اور اگر صرف تدبیر کر کے اسی پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا پر توکل نہیں کرتا تو وہ تدبیر بھی پھوکی ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ دینار آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے سب تقسیم کر دئے اور صرف چھ دینار باقی رہ گئے جنہیں آپ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کے پاس رکھوا دیا۔ اپنی آخری بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دیناروں کے بارے میں دریافت فرمایا۔ جب معلوم ہوا کہ ابھی خرچ نہیں ہوئے تو وہ دینار منگوائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھا، گنا تو وہ چھ دینار تھے اور فرمایا کہ محمدؐ کا اپنے رب پر کیا توکل ہوا اگر خدا سے ملاقات اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ دینار اس کے پاس ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام دینار اللہ کی راہ میں صدقہ کر دئے اور اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیں تو وہی پہنچتا ہے جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر چھوڑا ہے۔ وہ ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو چاہئے کہ وہ اللہ پر ہی توکل رکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں توکل کی اعلیٰ مثال مسیلمہ کذاب کے واقعہ میں بھی ملتی ہے۔ مسیلمہ کذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے جانشین بنائیں تو میں ان کا پیرو ہوں گا۔ وہ مدینہ

میں اپنی قوم کی ایک جماعت کثیر کے ساتھ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ آپ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ کا ٹکڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ شاخ بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں گا اور جو کچھ خدا نے تیرے لئے مقدر کیا ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اگر تو پیٹھ پھیر کر چلا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیری کونچیں کاٹ دے گا۔

حضرت مصلح موعود اس حوالے سے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام میں بھی دنیا اور اہل دنیا کی طرف توجہ نہ تھی اور ارضی اسباب کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے بلکہ ہر کام میں آپ کی نظر خدا تعالیٰ ہی کی طرف لگی رہتی کہ وہی کچھ کرے گا۔ آپ توکل کا ایک کامل نمونہ تھے۔ مسیلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک لشکر جرار لے کر مدینہ میں آیا اور یہ درخواست کی کہ اگر آپ اسے اپنے بعد خلیفہ بنالیں تو وہ اپنی جماعت سمیت آپ کی اتباع اختیار کرلے گا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کو فوراً رد کردیا۔ اس وقت کافروں کا زور تھا، آپ کو ایذائیں پہنچائی جاتی تھیں، قیصر وکسریٰ کے حکام احکام بھیج رہے تھے، بنی غسان لڑنے کی تیاریاں کررہے تھے اور مختلف حکومتیں اس نئی تحریک کو شک وشبہ کی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔ ایسے وقت میں انسانی عقل یہ چاہتی تھی کہ دوست اور دشمن کو اپنے ساتھ ملایا جائے، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل خدا تعالیٰ پر تھا۔ آپ کا دل یقین سے پُر اور سینہ ایمان سے معمور تھا۔ آپ نے مسیلمہ اور اس کے لشکر پر بھروسہ کرنا ایک لمحہ کے لئے بھی مناسب نہ سمجھا اور صاف کہہ دیا کہ اگر ایک کھجور کی شاخ کے بدلے میں بھی اس کی حمایت حاصل کرنی پڑے تو آپ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھیں گے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کسی دنیاوی غرض کے لئے نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ پر بے پایاں یقین اور کامل توکل کا نتیجہ تھا۔ آپ نے اپنی اولاد کو اپنے بعد جانشین نہیں بنایا بلکہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ چاہتے تو مسیلمہ کو پکڑ کر مروا سکتے تھے، کیونکہ وہ مدینہ میں آپ کے ہاتھ کے نیچے تھا، لیکن اس معاملہ میں بھی آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا کہ وہ خود اس موذی کو ہلاک کرے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمیں توکل کا یہ اعلیٰ نمونہ دکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف مکمل جھکنا، اس کی رضا کو مقدم کرنا، دنیاوی مخالفت سے متاثر نہ ہونا، اسباب کو اختیار کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا اور ہر حال میں اس کی مدد پر یقین رکھنا ہی حقیقی توکل ہے۔ اللھم صل علی محمد وبارک وسلم

خطبہ جمعہ کے آخری میں حضور انور نے شہید مرزا صفدر محمود صاحب منڈی بہاؤالدین، عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ نواسی حضرت مصلح موعودؓ اور مکرم رشید احمد ایاز صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ہر سہ مرحومین کا ذکر خیر فرماتے ہوئے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔